الحکم کی تمام جلدوں میں شمارہ نمبر 21

کے 9،8 صفات نہیں ہیں

رجسٹرڈ ایل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

86

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۲۱ | دار الامان قادیان ۱۲ صفر ۱۳۱۸ھ مطابق دہم جون سنہ ۱۹۰۰ء | جلد ۴

صاحب خلق عظیم

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

کی پاک زندگی کا ایک ورق

جو ہمارے محسن و مخدوم حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے ایک خطبہ کے ضمن میں بیان فرمایا۔

وَاَوْفُوا الْکَیْلَ اِذَا کِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔

اور جب ناپنے لگو تو پیمانہ کو پورا کرو اور مستقیم میزان کے ساتھ وزن کرو یہ بات خیر و برکت سے بھری ہوئی ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔ اور جس چیز کا علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو کیونکہ کان آنکھ دل کی بابت پوچھا جاوے گا۔

اس جہان میں جس میں اللہ تعالیٰ نے ہم کو رکھا ہے اور اپنی حکمت اور دانائی سے چاہا ہے کہ ہم ملکر رہیں اس کا نظام ہی ایسا بنایا ہے کہ بغیر ملکر رہنے اور صحیح تمدن کے اس کا کارخانہ بارونق نہیں ہو سکتا ایک شہر میں ملکر رہنا اور ایک دوسرے کی ضرورتوں کا ایک دوسرے کے ہاتھ سے پورا ہونا یہی خدا تعالیٰ کی مرضی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا کہ جنگلی جانوروں کیطرح ہماری بھی ایسی فطرت بنا دیتا کہ ہر ایک کی منفعت اپنی ذات ہی سے متعلق ہوتی تم دیکھتے ہو کہ حیوانوں کی ضرورتیں پیٹ اور شرمگاہ کے جذبات تک محدود ہیں اس لیے انھیں تمدن کی ضرورت نہیں۔ انسان کا باہم ملکر رہنا اور متمدن ہستی ہونا اس امر کی صاف دلیل ہے کہ اس کی خواہشیں بہت ہیں بلکہ بے انتہا ہیں حقیقت میں یہی ایک ہستی ہے جسکی خواہشوں کا حلقہ مرئی اور مشہود

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دواؤں کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے بلغ ۸ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۸ خالص سیاہ فی ماشہ ۸ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار دہندوں سے بچنا چاہئے

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱)۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے۔ بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش پرفتم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اس کو میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے بے نظیر سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم بی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔ (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک پرائیویٹ علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر چالیس سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کو آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۳)۔ ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں جمع ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا

چیزوں سے بہت آگے نکل گیا ہوا ہے حیوانات کی خواہشوں کا دائرہ محسوس اور مشہود اشیاء سے آگے بڑھنے نہیں پایا لیکن یہ متمدن ہستی ہمیشہ ان دیکھی خواہشوں اور غیب کی تلاش میں لگی رہتی ہے اس لئے کہ خدا نے چاہا کہ انسان مل کر رہیں اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھا کہ ہر ایک کو مختلف جذبات اور طاقتیں اور قوتیں دی گئی ہیں اور یہ تخالف منجر بہ فساد ہوگا - اُس نے اپنے فضل و کرم سے اس انتظام کے لئے ہمیشہ ایسے نفوس قدسیہ ارسال کئے ہیں جن کا ایک حصہ اوپر سے تعلق رکھتا اور ایک حصہ نیچے سے یعنی وہ خدا اور انسان میں بطور واسطہ کے ہوتے ہیں - اُن کے پاک نمونہ سے ایسے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں جو صلح کاری پھیلاتے اور اتباع حق سے ہنگامۂ ہستی کی رونق ہوتے ہیں - یہ پاک لوگ جب خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ایسے اس دنیا سے منقطع اور منبتل ہوتے ہیں کہ گویا اس جہان سے قطعاً مر گئے ہیں - چنانچہ اسرار نبوت کی ایک ہی راز داں عورت صدیقہ طاہرہ کہتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی حالت بھی وارد ہو جاتی تھی کہ اس وقت مجھے نہیں پہچانتے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا رنگ روئے نماز میں داخل ہوتے ہی زرد ہو جاتا تھا - اور جب اس عالم کی طرف رُخ کرتے ہیں تو ایک ظاہر بیں خیال کرتا ہے کہ اس عالم کے اسباب کے سلسلہ کی رعایت سے آگے ان کا اور کوئی مقصد ہی نہیں - اس مقدس جماعت کی پاک زندگی حقیقی تمدن ہے اور ان ہی کا چال چلن سچی تہذیب اور اس جہان کی روشنی ہے - ہماری اصطلاح معاشرت - اور تمدن اور سیاست وہی انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت ہے - اس لئے کہ خدا تعالے نے قرآن حکیم میں انبیاء علیہم السلام کا نام مصلح رکھا ہے اور اُن کے مخالفوں کو

مفسد کہا ہے یفسدون فی الارض ولا یصلحون - اور اس جماعت کی تبلیغ اور ان کی تشریع سے غرض یہی ہے کہ تمدن اعلے درجہ پر پہونچ جاوے اس بارہ میں اکمل نمونہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ہے - حضور سید العالم کی زندگی انسان کامل بننے کے لئے کافی سامان بہم پہنچاتی ہے - اور درحقیقت کوئی کامل انسان ایسا نہیں ہوا کہ جس کی زندگی سے انسانی ضروریات کے تمام شعبوں کے لئے پورا سامان اور مواد بہم آسکے - اس لئے خداوند حکیم نے آپ کی زندگی کے واقعات کو سب سے زیادہ صاف اور روشن اور اکمل طور پر جہان میں قائم رکھا ہے - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک کامل خاوند ہیں - میاں بیوی کے تعلقات جس قسم کے ہونے چاہئیں جو خدا تعالے نے اس رشتہ میں مقصود رکھے ہیں وہ آپ کی معاشرہ میں دیکھو ایک عام دنیا دار جس کی ایک ہی بیوی ہو بسا اوقات تنگ آ جاتا ہے - لیکن یہ کامل انسان باوجودیکہ ایک نہیں دو نہیں نو بیویاں رکھتا ہے لیکن جب دیکھو راحت مسرت میں ہے اور جب کسی بیوی کے پاس بیٹھا ہے تو گویا بہشت میں موجود ہے کسی قسم کا تکدر اور ملال آتا ہی نہیں

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوست کی شان رکھتے ہیں صحابہ کے ساتھ عظیم الشان تعلق ہے - اس تعلق میں بہت سی باتیں ہیں ایک اُن میں سے یہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے بالمومنین رءوف رحیم - اس سے یہ سبق نکلتا ہے کہ مامورین اللہ کی شناخت کا طریق ایک یہ بھی ہے کہ وہ مومنوں کے ساتھ رؤف اور رحیم ہوتا ہے میں اپنی بولی میں کوئی لفظ نہیں دیکھتا کہ جس سے رؤف کا مفہوم ادا کر سکوں رؤف کے لفظ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک قلب کی تصویر نظر آتی ہے اس لفظ کے اندر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ گواہی دے رہے ہیں کہ آپ میں کیسی رافت اور کیسا کرم ہے - ایسا ہی رحیم کے لفظ میں بہت سے پہلو ہیں اس ذات کے اندر رحم کا مقتضا ہے کہ یہ رحیم کریم انسان رات دن مخلوق کی نفع رسانی کی کوشش میں لگا ہے ناتوان اپاہجوں کو کما کر کھلاتا ہے مہمانوں کی مدارات اور مسافروں کی مواسات کرتا ہے - بیماروں کی خبر گیری کرتا ہے دکھ درد میں جو مبتلا ہیں اُن پر آنسو بہاتا ہے جو یتیم بچے رہ جاویں یا جو قرض چھوڑ جاویں اُن کے لئے کہتا ہے کہ وہ میرے ذمہ ہیں مگر ورثہ کے لئے کہتا ہے کہ وہ وارثوں کو ملے - پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک باپ ہیں - آپ کے گیارہ بچے فوت ہوئے مگر آپ نے کمال صبر اور خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر سے پوری موافقت اور صلح کا نمونہ دکھایا - غزوات میں آپ نے دکھایا ہے کہ ایسے وقت میں جب کہ غضب کی طاقتوں اور انتقام کش قوتوں کے کمال ہیجان کا وقت ہوتا ہے اور پھر خونی دشمنوں کے مقابل

اطلاع

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیدہ
ام المومنین علیل رہیں بفضل سے اب بہت جلد
متعلقین کی خوشی کا موجب ہوگی - (ایڈیٹر)

جو ہر طرح کے قانون ملکی اور شرعی اور عرفی کے رو سے قابل سخت سزا کے ہیں غرض ایسے خوفناک اوقات میں آپ نے دکھایا ہے کہ آپ کے نفس کی باگ بالکل خدا کے قبضہ میں ہے۔ میں ہمیشہ قرآن کریم کی اس آیۃ شریفہ کو ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین اپنے نبی کریم کی اکمل اور اطہر اور احلم سیرت کی سب سے بڑی شہادت مانا کرتا ہوں۔ جب دشمن اور سفاک دشمن سے جنگ چھڑ جاوے اور طبیعتوں میں فوق العادۃ اشتعال اور فوران ہو تو اس صورت میں کیونکر ممکن ہے کہ کوئی حد انتقام لینے اور سزا دینے کے قائم رکھی جائے اور اعتدا سے پرہیز ہو مہذب سے مہذب (بزعم خود) قومیں آج موجود ہیں اور کہا جاتا ہے کہ طریق جنگ اور طور انتقام بدل گیا ہے مگر خطرناک جنگوں میں اعدا کے ساتھ جو کچھ مشاہدہ میں آتا ہے عیاں ہے۔ ہمارے سید و آقا روح عالم علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات والتحیات کے پاک فطرت کی یہ آواز ہے اور ایسی لڑائی میں اور ملکی دشمنوں کے ساتھ کہ جنگ میں جذبات نفس سے بچے ہو کوئی کارروائی نہ کرو۔ ہر ایک کارروائی اسی حد اعتدال تک کرو جس سے امن قائم ہو جائے اور فتنہ دور ہو جائے۔ کس قدر حیرت انگیز بات ہے کہ ایسے پرجوش وقت میں اعتدال قائم رکھنے کی تعلیم دیجائے فخر موجودات (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پاک زندگی ایسے نمونوں سے بھری ہوئی ہے۔ اور آخری کارروائی جو فتح مکہ پر وہاں کے واجب القصاص لوگوں سے کی ہے آپ کا لانظیر ہونا ثابت کرتی ہے۔ مکہ کے رہنوں سے آپ کا پوچھنا کہ آج تم مجھ سے کس قسم کی کارروائی کی امید رکھتے ہو۔ انکا یہ کہنا کہ تو کریم ہے تجھ سے کرم کی امید رکھتے ہیں۔ اور آپ کا یہ فرمانا کہ آج میں بھی تمہیں وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے اپنے بھائیوں کو کہا لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین یہ ایسی مثالیں ہیں کہ اور کہیں پائی نہیں جاتیں حضرت مسیح کو وہ قدرت علی الانتقام میسر کب ہوئی ہے کہ ایسے مردوں کے مقابل اکی زندگی سے کوئی نظیر تلاش کی جاوے۔ غرض آنجناب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) واعظ ہیں۔ مقنن ہیں۔ امام ہیں ہادی ہیں۔ مفتی ہیں۔ سپہ سالار ہیں بادشاہ ہیں۔ قاضی ہیں اور کیا کیا ہیں۔ فقرہ مختصر فضیلت کے ہر شعبہ کے افسر اعلیٰ ہیں کوئی آپ کے کمالات کی تفصیل کیا بیان کر سکے حضرت صدیقہ عارفہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول آپ کی نعت میں عجیب جامع ہے وکان خلقہ القرآن۔ کس قدر احسان خدا تعالیٰ کا ہم پر ہے کہ ہمیں کسی امر کے لئے باہر سے کسی قسم کا نمونہ لینے کی یا کسی کو سند میں پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں ہمارے لئے ہر رنگ کا سچا اور پورا نمونہ ہے۔ عالم تمدن میں بہت بڑی بات جو اس کی شان کو بڑھاتی اور اس کے بازار کو پر رونق بناتی ہے۔ یہ ہے کہ باہمی برتاؤ میں عدل ہو۔ ہر شخص گفتار اور کردار میں اس امر کا لحاظ رکھے کہ وہ خود دوسروں سے کیا چاہتا ہے کہ اس سے بولیں اور عمل درآمد کریں اور احساسات کی ہمیشہ رعایت رکھو کہ دوسروں کے منہ کی کونسی بات مجھے آزار دیتی ہے تاکہ خود ایسی بات کی دوسروں کی نسبت منہ سے نکالنے میں پرہیز کرے۔ بڑے افسوس اور دلی رنج سے دیکھا جاتا ہے کہ اکثر لوگ اپنی ذات کے لئے ہر قسم کی عزت پسند کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ معاملات میں دقائق ادب کی رعایت نگاہ رکھی جائے۔ ہر امر میں ان کی بات کو مقدم رکھا جائے مگر وہ خود اپنی باری میں دوسروں سے ایسا نہیں برتتے ایسے ہی لوگوں کے حق میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون۔ صحابہ کی عظمت غیر قوموں کے دلوں میں اسی راہ سے بیٹھی کہ انہوں نے سلاطین دنیا کے خلاف ہر ایک کو جو کچھ دیا پورے پیمانہ اور ترازو سے تول کر دیا۔ خلفائے راشدین کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں جو ناطق شہادت دیتی ہیں کہ عام مسلمانوں کو انہوں نے ہمیشہ احترام اور مساوات کی نظر سے دیکھا کبھی کسی شخص کو تحقیر اور توہین سے نہ بلایا اور نہ یاد کیا۔ حضرت سید عالم فخر موجودات (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طرز زندگی خدام کے ساتھ کیا تھا۔ ان آیات سے ظاہر ہے فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔ اور لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم یہ خدا کی بڑی رحمت ہے کہ تو انکے لئے نرم طبیعت ہوا اور اگر تو بدمزاج سنگدل ہوتا تو تیرے پاس سے تتر بتر ہو جاتے۔ تمہارے پاس آیا رسول تم ہی میں سے جو چیزیں تمہیں دکھ دیں وہ اسے بھی دکھ دیتی ہیں۔ یہ تمہارے نفع رسانی کے فکر میں ہر دم لگا رہتا ہے مومنوں پر تو بڑا ہی مہربان اور رحیم ہے ان آیتوں میں ہمارے لئے کتنا بڑا سبق ہے۔ ہمیں خوب غور سے دیکھنا اور اپنی سیرتوں کی جانچ پڑتال کرنی چاہیے کہ کیا ہم بھی اپنے دوستوں میں ایسے رؤف رحیم ہیں۔ کیا نرم خو نرم طبیعت اور دل کے رقیق ہیں

کیا اُن کے دُکھ ہمیں دُکھ دیتے اور اُن کے آرام ہمارے آرام ہیں۔ کیا ہم اُن کا ادب اور احترام ایسا ہی کرتے ہیں جیسے صحابہ آپس میں کرتے تھے۔ صحابہ کی سیرت میں لکھا ہے کہ دو شخص ایک ستون کی اوٹ سے باہر ہو کر بھی ملیں جب ہی ایک دوسرے کو سلام کہتے تھے۔ گویا اتنی قلیل فرقت بھی اُن لوگوں کو گراں تھی ایک ہم ہیں کہ ایک ہی جگہ میں مہینوں گذر جائیں ایک دوسرے کے سامنے سے مُنہ پھیر کر اور آنکھیں بچا کر گذر جاتے ہیں اور سلام تک نہیں کرتے میرے دوستو یہ اخلاق کی باتیں قصہ کہانی کے رنگ میں ہو جاتیں اور قریب تھا کہ یہ زمانہ جو رذائل میں کمال تک پہونچ گیا ہے ان فضائل کو خیالی باتیں یقین کر لیتا اگر خدا تعالے اپنا فضل نہ کرتا۔ خدا تعالے نے ہم پر بڑا فضل کیا ہے کہ ہم میں ہم میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صور[illegible] ایک شخص کو مبعوث کیا ہے۔ اس پاک اور برگزیدہ میں وہ ساری خوبیاں ظلی طور پر پائی جاتی ہیں جو اس کے مقتدا و متبوع (صلے اللہ علیہ وسلم) میں تھیں اور جنکا میں نے ابھی ذکر کیا ہے میں اللہ تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے بڑی غور سے ہمیشہ دیکھا ہے مجھے اس زمانہ میں یہ ایک ہی شخص مستقیم ترازو اور پورے پیمانہ سے تولنے والا نظر آیا ہے۔ میں اپنے امام کو (ایدہ اللہ) ایسا رحیم کریم حلیم عفو دوست پاتا ہوں کہ اس کی نظیر نہیں پاتا۔ میں اکثر اپنے دل کو ملامت کرتا ہوں اور اللہ تعالے بہتر جانتا ہے کہ اس فکر میں گداز ہو ہو جاتا ہوں کہ جس قدر عزت اور تکریم ہماری ہمارا امام کرتا ہے اور جس رافت اور رحمت و محبت سے یہ ہم سے سلوک کرتا ہے ہم اس کے مقابلہ میں سراسر شرمندہ ہیں ہر بات میں اسی کا ہاتھ اپنے اوپر پاتا ہوں دل میں بڑی تڑپ لگی رہتی ہے کہ اس کے حسن اور احسان کے اندازہ پر دلوں میں اس کی محبت اور قدر پیدا ہو جائے۔ مجھ پر تو اس کے خاص فضل اور احسان ہیں۔ میں سخت کمزور ناقص جلد ابتلا میں پڑ جانے والا اور نادان تھا۔ بارہ برس سے اس تعلق کا نبھنا اس پاک انسان کے حلم اور کرم سے ہوا۔ ورنہ میں اپنی خو اور طبیعت کے لحاظ سے ایک لحظہ بھی کہیں بیٹھنے کے قابل نہ تھا۔ کردار میں گفتار میں اور مختلف معاملات میں مجھ سے بڑی بڑی غلطیاں سرزد ہوئیں۔ اگر میرا امام پردہ پوش رحم خو نہ ہوتا تو میں کب سے ہلاک ہو چکا تھا۔

اس کے اغماض و حلم نے ہماری زود رنج چڑ جانے والی طبیعتوں کو کبھی موقعہ ہی نہ دیا کہ کوئی شکایت زبان پر لائیں۔ اس کے اکرام و احتفا [illegible] نے [illegible] اپنی حرکات و سکنات میں ہماری نسبت اختیار کیا ہمارے دلوں کو مسخر کر لیا۔ مبارک ہے وہ خدا جسنے ہمارے لئے ایسے انسان کو بھیجا۔

اب ہماری جماعت کو کس قدر ضروری ہے کہ ان امور میں غور کریں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے امام علیہ السلام کی سیرت کا مطالعہ کریں اور پھر اپنے نفسوں کی پرداخت کریں کہ کیا ہماری سیرتیں بھی اس رنگ اور [illegible] کی ہیں۔ کیا ہم دوسروں سے اس طرح برتتے ہیں۔ کیا ہم وہ ہیں جنکی تعریف میں یہ صادق آ سکتا ہے ونزعنا ما فی صدورھم من غل۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ کیا یہ ہمارا نشان ہے اشدّاء علی الکفار رحماء بینھم۔ خدا تعالے فضل کرے اور ہمیں ان تمام انعاموں سے بہرہ مند کرے جو صالحین مومنین پر کئے ہیں۔ آمین۔

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

ہماری آواز بے اثر نہ رہے گی

گذشتہ اشاعت کے بعد جو مسئلہ شاخ دینیات کے اجرا درس میں مستعد۔ ذکی اور مستعدین طالب علموں کے بھیجے جانے کے متعلق ہمارے کان میں پہونچی ہے۔ وہ حیدرآباد دکن سے آئی ہے۔ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ مولانا [illegible] صاحب جنکا نام نامی اب سے زیادہ مرتبہ الحکم کے کالمن میں چھپا ہے حیدرآباد کا انجمن اتحاد اسلامی کی طرف سے دار الامان کی شاخ دینیات میں ایسے اصول پر جو ہم نے اس شاخ کا اجرا کے متعلق شائع کیا تھا بغرض تعلیم آئیں گے مولانا سید محمد سعید صاحب حیدرآباد کے مشاہیر علماء میں سے ہیں ان کے چہرہ سے رشد وسعادت کے آثار نمایاں ہیں اور یہ ان کی ہی ہمت وسیع کا نتیجہ ہے کہ حیدرآباد میں باقاعدہ انجمن قائم کی گئی ہے ہماری دلی آرزو یہی ہے کہ ایسے ہی لوگ اس دینیات کی شاخ میں آئیں جو بہت جلد طیار ہو کر کام کرنے لگیں۔ جہاں اس خبر کے اندراج سے ہمکو خوشی ہے وہاں یہ افسوس بھی ہے کہ پنجاب بھر میں سے ابھی کسی جگہ سے کسی آدمی کے بھیجے جانیکی اطلاع نہیں ملی۔ فقط

ایک تعزیت کا خط

ذیل میں ہم ایک تعزیت نامہ درج کرتے ہیں جو ہمارے محسن و مخدوم مولانا حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے برادر معظم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور کے عزیز شیر خوار بچہ نصیر احمد کی وفات پر ۵ جون ۱۹۰۷ء کو بعد نماز ظہر لکھا ہے اس خط کے اندراج سے جہاں ایکطرف ہم اپنی قوم کو رضا بالقضا اور صلح بالقدر کی تعلیم دینا چاہتے ہیں دوسری طرف اپنے بد اندیش مخالفوں کو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ اس خط کو تعصب اور عناد سے خالی ہو کر پڑھیں اور سوچیں کہ جس قوم کے مدنظر ہر حال میں رضاء الٰہی ہو دنیا اور اسکی عارضی اور فانی تکلیفیں اس کے ارادوں اور حوصلوں کو کیونکر پست کر سکتی ہیں؟ وہ قوم جو مقادیر الٰہی پر یوں اظہار مسرت کرے اور ہر تکلیف اور مصیبت میں سے اپنے لئے شرح صدر کے ساتھ ایک راحت اور مسرت پیدا کرے غدار دنیا داروں کے منصوبے اور ایذا رسانی کے بد ارادے ان پر کب فتح پا سکتے ہیں؟ یقیناً یقیناً جنت کی کلید ہر حال میں ان ہی لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو قضاء الٰہی کے ساتھ پوری مسالمت اور مصالحت کرتے ہیں پس کوتاہ اندیش مخالف کے لئے ہر آن ایک نیا جہنم اور نئی مصیبت ہے اور خوش قسمت مومن کے لئے ہر لحظہ ایک نئی زندگی اور نئی جنت ہو مبارک ہے وہ شخص اور وہ قوم جو رضاء الٰہی کے ساتھ پوری صلح رکھے اور خدا تعالیٰ کے ہر فضل کو اپنے لئے ایک نعمت کا موجب سمجھے۔ اللھم اجعلنا منھم آمین۔

اب ہم ذیل میں وہ تعزیت نامہ بلا کم و کاست درج کرتے ہیں ہم کو امید ہے کہ یہ خط ہماری زندگی کی ان کٹھن منزلوں میں جو مشیت ایزدی سے پیش آجاتی ہیں ایک رہبر شفیق کا کام دے گا۔ اور ہم میں سے بہتوں کے لئے مفید ثابت ہو گا مولی کریم ہم کو ایسی توفیق عطا فرما کہ زندگی اور موت رنج اور راحت میں تیرے سچے شکر گذار ہوں آمین۔ ایڈیٹر

برادر عزیز خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور کے نام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ! آج آپ کے کارڈ سے آپ کے عزیز بچہ نصیر احمد کا فوت ہونا یا زندہ ہونا معلوم ہوا۔ میں زندہ ہونا مانتا ہوں اس لئے کہ صادق رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شیر خوار بچوں کو والدین کے لئے فرط یعنی جنت کی راہ صاف کرنے والے فرماتے ہیں۔

برادرم! اعمال کی دو صورتیں ہیں اگر اخلاص درمیان ہو۔ اگر احتساب ہو یعنی خدا کی رضا اور قدر سے پوری موافقت ہو تو کس قدر غنیمت ہاتھ آئی۔ ایک دنیا دار کو جسے اس مکدر زندگی سے سکون اور طمانیت حاصل ہے اور آخرت پر پیچھے دیگر بچے رہتے ہیں یہ باتیں تلخ معلوم ہوں گی مگر وہ فوت شدہ چیز کے واپس لانے کا کوئی چارہ تو بتائے یا کر دکھائے۔ مومن کس قدر نفع میں ہے کہ ولادت و موت دونوں شکر و صبر کے وسیلہ سے اسکی ترقی درجات کا موجب ہیں۔ خود ہی دے اور خود ہی لے جاوے اور یہ ہے جانا اس کا لا تبدیل قانون قدرت ہے جس کو عقلاء کی عقلیں اور حکماء کی حکمتیں تحویل نہیں کر سکتیں پھر ہمارا شکر کرنا اور اجر جزیل کا وعدہ دیا یہ فضل عظیم نہیں تو کیا ہے؟ - قربان جائے اس حامل محمل احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسنے علم اور عمل دونوں سے دنیا کو رضا بقضا کا درس دیا۔ مکی زندگی میں بھی الحمد للہ آپ کی زبان پر جاری رہا جب کہ مصائب کے پہاڑ آپ کے سر پر ٹوٹ رہے تھے اور چاروں طرف سے درندے آپ پر مسلط تھے اور پھر مدنی کامیاب زندگی میں بھی وہی پاک کلمہ جس سے خدا تعالیٰ کی مقادیر کے ساتھ پوری صلح اور سلم کی عجیب خوشبو آتی ہے۔ کیا بچے بھی آپ کے فوت ہوئے تاکہ آپ ہر رنج میں صبر کا کامل نمونہ ٹھہریں بچوں کی وفات پر آپ کا یہ فرمانا للہ ما اخذ و لہ ما اعطی و کل شیء عندہ باجل مسمی کس قدر صبر۔ مسالمت بالقدر کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ ہمارے ہمسایہ میں آج دو مہینے کے قریب ہوئے ایک ہندو مر گیا ہے۔ ان کے ہاں ہر روز سیاپا ہوتا ہے چونکہ میرا مکان بسبب بلندی کے انکی ساری حرکات کو مجھ تک پہنچا دیتا ہے ان کے شیون اور نوحہ سے اپنے محبوب و مولی سرور عالم و عالمیان

علیہ صلوات الرحمن پر درود ارسال کرنے کی عجیب لذت محسوس کرتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ موت اور زندگی کی بستری جس کی گرہ کھولنے میں عقلا کے ناخن بالکل گھس گئے ہیں اور ہنوز وہ گرہ ویسی ہی زندہ ہے کیسی صفائی سے اُس مظہر اسرار غیب پر کھلی۔ اولاد کا مرنا نقد نقد خسارہ ہے عرف عالم میں اور ظاہر بین نگاہ میں ہے بھی اسی طرح۔ کدورتوں اور مصیبتوں اور دکھوں کا آنا ابنائے دنیا کو کسقدر ناگوار ہے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر قوت خدا کی قدرت سے موافقت کرنے کی کس راہ سے ملی؟ اگر کوئی شخص آپ کی زندگی کے اوراق کے مطالعہ سے بے خبر اور اس کی نظیر کے واقعات سے ناواقف ہو تو کافی ہے اُسکے لئے کہ اسی سورہ فاتحہ کے آغاز میں غور کرے یعنی الحمد للہ رب العلمین میں ایسی پُر پیچ اور پر انقلاب زندگی میں قدم قدم پر کیسے ناگفتنی واقعات پیش آئے اور اس اثنا میں نماز کا وقت بھی آگیا اگر آپ کی روح پر فتوح کو اللہ تعالےٰ سے پوری صلح نہ ہوتی تو کیونکر آپکے مُنہ سے یہ کلمہ نکلتا الحمد للہ رب العلمین رات دن میں حوادث بھی پڑتے ہی رہے اور ان سب وقتوں کی جیسے نمازوں کے افتتاحی کلمات ہمیشہ گواہی دیتے رہے کہ خدا تعالےٰ کی قاہر ارادوں اور حکیمانہ تقدیروں سے طوع دل سے صلح کرنے والا ایک ہی انسان دنیا میں پیدا ہوا ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں جائیں گے اور اُسے پورا دار السرور پائیں گے تب جوش سے الحمد للہ رب العلمین کہیں گے اُس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال معرفت اور سرور قلب کا اندازہ کیجئے جو شروع ہی میں الحمد للہ رب العلمین بولا۔ اور اس عالم کے گرم و سرد میں ہمیشہ ہی اسکی زبان پر جاری رہا۔ غرض ان بدنصیب ہندوؤں کے سیاپے سے بڑی عبرت حاصل ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس شقی قوم پر خدا تعالےٰ کی صفات کا راز نہیں کھلا اور بید بے ثمر نے تناسخ کے اصول کی تعلیم سے انہیں سخت گھاٹا دیا۔

جب صورت حال یہ ہو تو میں آپ کو مبارک باد دوں کہ آپ کی طرف سے ان دشوار گذار گھاٹیوں کے طے کرنے کو سپیر ہائینز پلس کا ایک قوی مرد آگے گیا اور وہ براہ راست خدا کے ہاں پہونچکر آپ کے لئے دست شفاعت اور زبان ضراعت وا کرے گا یا ابنائے جنس کی پیروی کر کے آپ کی تعزیت کروں یا ایک بدبخت سرقدر اور صلح بالقدر سے جاہل رافضی کی طرح آپ کو رونے اور رُلانے کی ترغیب دوں خدا تعالےٰ آپ کو توفیق دے کہ اس انعام کو آپ ضائع نہ کریں جو اس عجیب تقریب پر آپ کو ملنے والا ہے والسلام۔

عاجز عبد الکریم

دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ

حضرت اقدس عالی جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم نے حال میں ایک اور اشتہار شائع فرمایا ہے جو دینی جہاد کی ممانعت کے فتوے کے عنوان سے اردو نظم میں لکھا گیا ہے اور جس کے ساتھ عربی زبان میں ایک لطیف خط بھی عدم جواز جہاد کے متعلق علماء ہند و پنجاب و دیار عرب وغیرہ ممالک کے نام لکھا گیا ہے اور جو کثرت سے شائع کیا گیا ہے۔ اس اشتہار سے پہلے گورنمنٹ انگریزی اور جہاد کے عنوان سے ایک مختصر جامع رسالہ اس مضمون پر آپ نے شائع کیا ہے اور منارۃ المسیح کے عنوان سے جو اشتہار شائع کیا ہے اُس میں بھی صاف طور پر جلی قلم سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے اور بڑے جلی قلم سے لکھا ہے کہ آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرمادیا تھا کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں الخ

اور چونکہ یہ سب کچھ حضرت اقدس
اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری
اور اطاعت کے رنگ میں
کرتے ہیں اس لئے اسکو گورنمنٹ
انگریزی کی خوشامد کہنے والوں
منافقوں سے کوئی نسبت نہیں
ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ اب
گورنمنٹ انگلشیہ ان منافق
سیرت لوگوں سے آگاہ ہو چلی
ہے جو خانہ برداری کے طور پر
گورنمنٹ انگلشیہ کی تعریف
کرتے ہیں۔ بہرحال حضرت
مرزا صاحب کا یہ فتویٰ جسکو شبہ
ہے کہ بہت ہی مفید ثابت
ہوگا۔ اس لئے ہم امید کرتے
ہیں کہ گورنمنٹ خود بھی رسالہ جہاد
اور فتویٰ ممانعت جہاد کی کثیر التعداد
کاپیاں ہر زبان میں چھاپ کر شائع
کرے گی۔ اور ہم اپنے معاصرین
سے بھی امید رکھتے ہیں کہ وہ
اس ممانعت جہاد کے فتویٰ کو
جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے
اپنے اپنے اخبار میں ضرور جگہ
دیں گے۔ کیونکہ انکا دعوے
ہے کہ وہ گورنمنٹ کے خیرخواہ
ہیں۔ اب ہم وہ ذیل میں فتویٰ
درج کرتے ہیں

مسیح موعود کی طرف سے دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ

نظم

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح کر دے گا جنگوں کا التوا
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسفند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشاں
کردیگا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں
ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی
وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلق خدا پہ رحمت و شفقت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
خواں تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
اب تم پہ کوئی جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں
تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو ہیں وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے
اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

([illegible])

یارو جو مرد آنیکو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تمکو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدہر گئے
تھوڑی نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں
پر تم نے اُن سے کچھ بھی اُٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
اُس وقت اسکو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں
تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اُسکا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے
ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

فقط

ایک زبردست الہام اور کشف

تج ۷ر جون سنہ ۱۹۱۰ء کو بروز شنبہ بعد دوپہر ۲ بجے کیوقت مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا دکھلایا گیا اسکی آخری سطر میں لکھا تھا اقبال میں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کیطرف اشارہ تھا یعنی انجام باقبال ہے پھر ساتھ ہی الہام ہوا

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

اس کے یہ معنی مجھے سمجھائے گئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست ظاہر ہو جائیں گے جن سے کافر کہنے والے جو مجھے کافر کہتے تھے الزام میں پھنس جائیں گے اور کوئی گریز کی جگہ اُن کے لئے باقی نہیں رہے گی یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے اس کے بعد ۳ر جون سنہ ۱۹۱۰ء بوقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا

کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت ایسی پوری ہو گئی کہ اُنکے لئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی یہ آیندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہو گا اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل ظاہر ہو جائے گی کہ فیصلہ کر دے گی ۔ منہ

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قابل قدر ہے

ہم نہیں چاہتے کہ ذاتی مضامین اخبار میں چھاپے جاویں لیکن اخبار کی بہتری اور اُس کے باقاعدہ بنانے کے لئے جو ضروری باتیں ہوں وہ عموماً درج کرنی پڑتی ہیں عذر تقصیر پر التفات ہمارے ناظرین پڑھ چکے ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ہمارے احباب بار خواب گران سے دبے پڑے ہیں اور بعض بیدار ہو رہے ہیں بیدار ہونے والوں میں سے دوسرا نمبر ڈاکٹر شیخ نور محمد صاحب منشی عالم مالک کارخانہ ہمدم صحت لاہور کا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب نے پورے چار خریدار دینے کا وعدہ کیا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر میں چار خریدار بہم پہنچا نہ سکوں تو چار خریداروں کی قیمت اپنی جیب سے دونگا جزاہم اللہ احسن الجزا ڈاکٹر صاحب کی اس قابل قدر اعانت پر ہم اُن کے لئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اُنکی سعی کو مشکور فرماوے ڈاکٹر صاحب اخبار الحکم کے خاص معاونوں میں سے ہیں سلکہ ڈاکٹر

صاحب کی تقلید پر چار اور احباب نے قدم مارا تو کچھ بعید نہیں کہ ہم بہت جلد اپنے مقصد میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو جاویں۔

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن کے طبع کا کام کچھ عرصہ سے معرض التوا میں پڑ رہا ہے ۔ اس کے دو باعث ہیں اول تو کاتب صاحب حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے کام میں از حد مصروف ہیں اُنکی مصروفیت کا اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ صرف ایک ہفتے کے اندر چھ بڑے بڑے اشتہارات جو اچھے خاصے رسالے ہیں شائع ہوئے ہیں دوسرے ہمارے ناظرین کی عدم توجہی ۔ باوجودیکہ ہم قریباً ہر ہفتہ یاد دلاتے ہیں کہ جن لوگوں نے پیشگی قیمت دینے کا وعدہ فرمایا تھا وہ قیمت روانہ کریں ۔ تاہم ابھی تک توجہ نہیں ہوئی ۔ اس لئے پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ اس کام میں پوری پوری مدد کریں ۔

مبارک باد

پرنٹیوریا کی فتح کی مبارک باد دیجاتی ہے ۔ اس فتح کی تقریب پر دار الامان قادیان میں بڑی بھاری خوشی کا اظہار کیا گیا ہم اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایک دن کی تعطیل رہیگا ۔

براہین احمدیہ

چار جلد کامل

یہ وہ نادر اور بے نظیر کتاب ہے جسمیں قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کی ثبوت میں تین سو زبردست دلائل قاطع دی گئی ہیں اور اسلام کو بمقابلہ جمیع مذاہب کے اعلیٰ و افضل ثابت کیا گیا ہے اثبات رسالت آنحضرت میں آجتک کوئی کتاب ایسی تصنیف نہیں ہوئی موافق و مخالف اسکی تعریف میں رطب اللسان ہیں اس کی پہلی قیمت پچیس روپے اور بوجہ نایابی کے دنیا اسکی زیارت کو ترس رہی تھی ۔ ہمنے بڑی کوشش بلکہ جانفشانی سے اس کتاب کو زیور انطباع بار ثانی پہنایا ہے ناظرین یہ موقع ہاتھ سے نہ کھوئیں نہایت جلد خرید فرمائیں کاغذ موٹا چھاپہ نفیس خوشخط خوشنما قیمت نہایت ہی کم صرف ــــ

المشتہر
کریم بخش مالک مطبع مفید عام پریس سیالکوٹ

افسوس

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریہ اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جنمیں دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اسقدر بدزبانیاں اور گالیاں دیجاتی ہیں کہ ایک غیرت مند مسلمان کا بدن تھرا اٹھتا ہے اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہے کہ کئی مسلمان اُن کو پڑھ کر اسلام سے مشکک اور مرتد ہو گئے ہیں ہندوستان میں چھ کروڑ مسلمان ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی اُن کی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا جو ان مخالفین کے دندان شکن جواب دیکر اہل اسلام کو دوزخ کے گڑھے سے بچالے اور ان کا حوصلہ بڑھائے ۔ کہتے ہیں کہ عیسائی [illegible] مشن کا بہت سا روپیہ اسی ایک بات سے وصول ہو جاتا ہے کہ ولائت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چاء میں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا ہے اور اسی ایک دفعہ کے میٹھا چھوڑ دینے سے ہزاروں روپیہ جمع ہو جاتے ہیں جو وہ عیسائی مذہب اور عیسائی رسالوں کے شائع کرنے میں صرف کرتے ہیں اسلام جو خدا کا اور سچا مذہب ہے کیا اُس کیلئے مسلمانوں کو اتنی بھی غیرت نہیں ہونی چاہئے ضرور ہونی چاہئے اور اسی غیرت نے ہمارا دل پکڑا کہ ہم یہ رسالہ انوار الاسلام ماہوار نکالنے پر مجبور ہوئے جسمیں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخبار اور آریہ گزٹ وغیرہ آریہ اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جواب لکھا کرتے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو منگائے اور مطالعہ فرمائے حجم ۲۸ صفحے ماہوار قیمت نہایت کم محصول ڈاک صرف ؏ سالانہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے نمونہ کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے مخالفین اسلام رسالہ کی قیمت سالیانہ صرف ؏ غیر مذاہب سے لیا جاتا ہے اس غرض سے کہ غیر مذہب کو رد دیر کو خدا تعالیٰ کی

یہ توقع نہ ملے کہ ہم نے دنیا میں رسالہ انوار الاسلام نہیں دیکھا ۔

المشتہر
منشی کریم بخش مالک و مہتمم رسالہ
انوار الاسلام سیالکوٹ

بشارت

طالبان کلام ربانی کو مژدہ ہو کہ تفسیر کبیر کی جلد اول کا ترجمہ جسکا نام سراج منیر ہے چھپکر طیار ہو گیا جن صاحبوں کی درخواستیں مطبع میں آچکی تھیں اُن کے نام روانگی شروع ہو گئی ہے اور جو صاحب طیاری پر ارادہ خریداری رکھتے تھے انکو چاہئے کہ بہت جلد طلب فرمائیں ورنہ یہ گوہر بے بہا نایاب ہو جائے گا اور طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا ۔ ہمکو اس تفسیر کی خوبیاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ تمام اہل اسلام جانتے ہیں کہ اس سے بڑھکر دنیا میں کوئی تفسیر نہیں جو بوجہ عربی ہونیکے اردو خواں اس کے فائدہ سے محروم تھے الحمد کہ جسکی خوبی سے حضرت امام محمد فخر الدین رازی نے کلام پاک کی تفسیر کی ہے اسی لطافت سے مولوی خلیل احمد صاحب اسرائیلی نے لفظ لفظ اردو ترجمہ کیا جسمیں ایک حرف کی بھی کمی بیشی نہیں وہ زبان عرب ہے تو یہ زبان ہندیا ہے کیونکہ مفسر قرآن عربی الاصل ہے اور مترجم ہندی النسل ہے ۔ ترجمہ عام فہم اردو سلیس تحریر خوشخط چھاپہ عمدہ کاغذ سفید سطبر و رچکنا باین خوبی و خوش اسلوبی قیمت للعہ محصول بذمہ خریدار ۔ مطبع ریاض ہند امرتسر سے نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو قیمت طلب ارسل طلب کرو ۔